کیا بیوی کے لیے شوہر کے ماموں اور چاچو سے پردہ ہے؟

دارُالافتاء اھلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:JTL-2308 تاریخ:29-05-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا شوہر کے سگے چاچو اور ماموں بیوی کے لیے محرم ہوتے ہیں یا نامحرم؟ ان سے پردے کا کیا حکم شرعی ہے؟

سائل:حافظ عبد الصمد(ماڑی کنجور، اٹک)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

شرعی طور پر شوہر کے اصول(باپ دادا)بیوی کے لیے مَحرم ہوتے ہیں، جبکہ چچا اور ماموں شوہر کے اصول میں داخل نہیں، لہٰذا یہ عورت کے لیے محرم نہیں، ان سے پردہ کرنا عورت پر لازم ہے، بلکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ و سلم اور فقہائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ کے ارشادات کے مطابق عورت کو اجنبی نامحرم کے مقابلے میں ایسے نامحرم رشتہ دار سے پردہ کرنے کی اور بھی زیادہ تاکید ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"إیاکم والدخول علی النساء، فقال رجل من الأنصار: یا رسول اللہ! أفرأیت الحمو؟ قال: الحمو الموت"ترجمہ: عورتوں کے پاس جانے سے بچو! تو انصار میں سے ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم! حمو کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: حمو تو موت ہے۔

(صحیح البخاری، ج7، ص37، حدیث5232، دار طوق النجاۃ، بیروت)

ذکر کردہ حدیث پاک کے تحت محدث حنفیہ علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"قال

النووي: المراد من الحمو في الحديث أقارب الزوج غير آبائه وأبنائه لأنهم محارم للزوجة يجوز لهم الخلوة بها، ولا يوصفون بالموت. قال: وإنما المراد: الأخ وابن الأخ والعم وابن العم وابن الأخت ونحوهم ممن يحل لها تزوجه لو لم تكن متزوجة" ترجمہ: امام نووی نے فرمایا: **حدیث پاک میں "حمو" سے، شوہر کے آباء و اجداد اور بیٹوں کے علاوہ قریبی رشتے دار مراد ہیں؛** کیونکہ یہ (آباء و اجداد اور بیٹے) تو بیوی کے محرم ہیں، ان سے تنہائی جائز ہے، ان کو موت سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔ **فرمایا یہاں حمو سے شوہر کا بھائی، شوہر کے بھائی کا بیٹا، شوہر کا چچا، شوہر کے چچا کا بیٹا، شوہر کی بہن کا بیٹا وغیرہ وہی افراد مراد ہیں جن سے اس کا نکاح حلال ہے جبکہ یہ شادی شدہ نہ ہوتی۔**

(عمدۃ القاری، کتاب النکاح، ج 20، ص 213، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ ذکر کردہ حدیث پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: "بھاوج کا دِیُور سے بے پردہ ہونا موت کی طرح باعثِ ہلاکت ہے۔ یہاں مرقات نے فرمایا کہ "حَمُو" سے مراد صرف دیور یعنی خاوند کا بھائی ہی نہیں، **بلکہ خاوند کے تمام وہ قرابت دار مراد ہیں جن سے نکاح درست ہے، جیسے خاوند کا چچا، ماموں، پھوپھا وغیرہ۔** اسی طرح بیوی کی بہن یعنی سالی اور اس کی بھتیجی، بھانجی وغیرہ سب کا یہی حکم ہے۔ خیال رہے کہ دیور کو موت اس لئے فرمایا کہ عادۃً بھاوج دیور سے پردہ نہیں کرتیں، بلکہ اس سے دل لگی، مذاق بھی کرتی ہیں اور ظاہر ہے کہ اجنبیہ غیر محرم سے مذاق دل لگی کس قدر فتنہ کا باعث ہے۔ اب بھی زیادہ فتنہ دیور، بھاوج اور سالی، بہنوئی میں دیکھے جاتے ہیں۔"

(مرآۃ المناجیح، ج 5، ص 14، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

شوہر کے آباء و اجداد ہی عورت کے سسرالی محرم رشتہ دار ہوتے ہیں۔ جیسا کہ **النتف فی الفتاوٰی میں مذکور ہے:** "وأما الصهر فهم أربعة اصناف **أحدهم ابو الزوج والجدود من قبل ابويه وان علوا يحرمون على المرأة وتحرم هي عليهم** دخل بها أو لم يدخل بها" ترجمہ: بہر حال محرم سسرالی رشتہ داروں کی چار اقسام ہیں۔ **ان میں سے پہلی قسم شوہر کا باپ اور شوہر کے والدین کی طرف سے آباء و اجداد اوپر تک سب عورت کے محرم ہوتے ہیں** اور عورت ان پر حرام ہے، خواہ شوہر نے اس عورت سے

دخول کیا ہو یا دخول نہ کیا ہو۔ (النتف فی الفتاوی، ج01، ص254، دار الفرقان، بیروت لبنان)

اجنبی کے مقابلے میں نامحرم رشتہ داروں سے پردے کی تاکید بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں: ”جیٹھ، دیور، بہنوئی، پھپا، خالو، چچازاد، ماموں زاد پھپی زاد، خالہ زاد بھائی سب لوگ عورت کے لئے محض اجنبی ہیں، بلکہ **ان کا ضرر نرے بیگانے شخص کے ضرر سے زائد ہے کہ محض غیر آدمی گھر میں آتے ہوئے ڈرے گا، اور یہ آپس کے میل جول کے باعث خوف نہیں رکھتے۔ عورت نرے اجنبی شخص سے دفعۃً میل نہیں کھا سکتی، اور ان سے لحاظ ٹوٹا ہوتا ہے۔** لہٰذا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیر عورتوں کے پاس جانے کو منع فرمایا، ایک صحابی انصاری نے عرض کی: یارسول اللہ! جیٹھ دیور کے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا: الحمو الموت، رواہ احمد والبخاری عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جیٹھ دیور تو موت ہیں۔)“

(فتاوی رضویہ، ج22، ص217، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

01 ذو الحجۃ الحرام 1446ھ/29 مئی 2025ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جا سکتی ہے